بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Subedar M... Sher Mohd. Khan ... No. 1 ...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم شنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

79

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

محترمہ طیبہ بیگم صاحبہ کو کل کی نسبت آرام ہے۔ پوری صحت کے لئے دعا کی جائے۔

قاضی محمد نذیر صاحب مولوی ابوالعطاء صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب کو نظارت دعوۃ و تبلیغ نے دہلی کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا۔ آج رات ساڑھے آٹھ بجے جلسہ منعقد کیا گیا جس میں گیانی واحد حسین صاحب نے ان اعتراضات کے جواب میں تقریر کی۔ جو سکھوں کے جلسہ میں جماعت احمدیہ پر کئے گئے تھے مفصل آئندہ

جلد ۳۱ | ۲۷ ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش | ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۶۲ ھ | ۲۷ نومبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۷۹

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ

ستیارتھ پرکاش کے متعلق مسلمانوں کا مطالبہ

ستیارتھ پرکاش کے ان حصوں کی ضبطی کا سوال اب آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے اٹھایا ہے۔ جن میں تمام مذاہب کے بزرگوں کے خلاف نہایت نازیبا اور دلآزار الفاظ میں نکتہ چینی کی گئی ہے۔ چنانچہ لیگ کی کونسل نے اپنے حال کے اجلاس منعقدہ دہلی میں یہ قرارداد پاس کی ہے۔ کہ حکومت ہند ستیارتھ پرکاش کے قابل اعتراض حصوں کو جو قانون کی زد میں آتے ہیں۔ ضبط کر کے اپنا فرض منصبی ادا کرے۔ اس قرارداد کا پس منظر یہ ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ حکومت سندھ کے ہوم منسٹر نے یہ تسلیم کرتے ہوئے۔ کہ مسلمانان سندھ یہ مطالبہ بڑی شدومد سے کر رہے ہیں۔ اعلان کیا۔ کہ سندھ گورنمنٹ بڑی سنجیدگی کے ساتھ ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کی ضبطی کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اور عنقریب اس بارہ میں اپنے فیصلہ کا اعلان کر دے گی لیکن آریوں کے شور و شر سے مرعوب ہو کر چند ہی دن کے بعد یہ اعلان کر دیا۔ کہ حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔

یہ قدرتاً تمام مسلمانوں کو اور خصوصاً پنجاب کے مسلمانوں کو جو ستیارتھ پرکاش کے خلاف خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ بہت ناگوار گذرا۔ اور جب گذشتہ ماہ اگست میں سندھ کے ہوم منسٹر صاحب لاہور آئے۔ تو انہیں اس معاملہ پر روشنی ڈالنے کے لئے مجبور کیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے ۱۳ اگست کو ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس کتاب میں ایسا مواد موجود ہے کہ اسے ضبط کیا جا سکتا ہے۔ مگر ہمارے قانونی مشیروں کی رائے یہ تھی۔ کہ یہ معاملہ صرف سندھ سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ سارے ہندوستان سے اس کا تعلق ہے۔ اس لئے اس بارہ میں صرف حکومت ہند ہی کارروائی کر سکتی ہے۔ اور اب یہ معاملہ حکومت ہند کے سپرد کیا جا چکا ہے۔

ان حالات کے پیش نظر عام مسلمان اور مسلم اخبارات ستیارتھ پرکاش کے خلاف آواز اٹھا رہے اور حکومت ہند پر یہ واضح کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے دل آزار حصے ضرور ضبط ہونے چاہئیں۔ اس جدوجہد میں شریک ہونے کا فخر حاصل کرنے کے لئے مسلم لیگ کی کونسل نے بھی مذکورہ بالا قرارداد پاس کی۔ لیگ اپنے اس مطالبہ کو پورا کرا سکے گی یہ مستقبل بتائے گا۔ ہاں یہ کہنا ضروری ہے۔ کہ اس قسم کی قراردادیں اپنے جلسوں میں پاس کر دینے اور پھر کانوں میں روئی ٹھونس کر سو رہنے سے نتیجہ خیز نہیں ثابت ہو سکتیں۔ بلکہ ان کیلئے خاص کوشش اور سعی کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ قرارداد ایک اور راز افشاء کرنے کا موجب بن گئی ہے۔ اور وہ ایسا راز ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی افسوسناک ہے مسلم لیگ کی مذکورہ بالا قرارداد کے بعد ۲۰ نومبر کو کونسل آف سٹیٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ٹیمتھ ہوم سکرٹری گورنمنٹ ہند نے کہا۔ کہ سندھ گورنمنٹ نے حکومت ہند کے پاس یہ تجویز پیش نہیں کی۔ کہ ستیارتھ پرکاش کو ضبط کر لیا جائے۔ اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی مراسلہ موصول ہوا ہے۔

اب سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ حکومت سندھ کے ہوم منسٹر نے اس معاملہ میں شروع سے کر آخر تک نہ صرف ہر قدم غلط اٹھایا بلکہ خواہ مخواہ مسلمانوں کے لئے شرمندگی اور ندامت کا سامان مہیا کیا۔ اگر حکومت سندھ ستیارتھ پرکاش کے متعلق کوئی قدم نہیں اٹھا سکتی تھی۔ اور آریوں کی دھمکیوں کے آگے اتنی جلدی سرنگوں ہو سکتی تھی۔ تو پھر یہ کہنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ کہ وہ ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کے سوال پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ اور بہت جلد اس بارے میں اپنے فیصلہ کا اعلان کر دے گی۔ پھر اگر یہ غلطی ہو گئی تھی۔ تو یہ سراسر خلاف واقعہ بیان دینے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ گورنمنٹ سندھ نے ہندو وزراء کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے مشورہ حاصل کیا۔ اور اب یہ معاملہ گورنمنٹ ہند کے سپرد کیا جا چکا ہے ہندو وزراء سے مشورہ حاصل کرنے کی تردید تو انہی دنوں ہو گئی تھی۔ جبکہ ہندو وزیر رائے صاحب گوکل داس نے یہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ یہ سوال کبھی سندھ کی وزارت کے سامنے نہیں آیا۔ اور نہ کسی ہندو وزیر نے کبھی یہ مشورہ دیا۔ اور گورنمنٹ ہند سے جو بات تعلق رکھتی تھی۔ اس کی تردید اب ہو گئی ہے۔ اگر مسلم لیگ نے ستیارتھ پرکاش کے متعلق قرارداد صرف اس لئے پاس کی۔ کہ حکومت سندھ نے حکومت ہند کے سامنے جو سوال رکھا ہے۔ اسے قوت پہنچائی جائے۔ تو یہ معاملہ ختم سمجھنا چاہیئے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ معاملہ بجائے خود اس قابل ہے۔ کہ مسلمان ایک دفعہ نہ صرف خود متفقہ طور پر بلکہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی ساتھ ملا کر اسے حل کرا لیں۔ اسے بار بار اٹھا کر پھر یونہی چھوڑ دینا اپنی ناکامی کو اور زیادہ پختہ اور مضبوط بنانا ہے۔ اس وقت سکھ بھی اس بارے میں مسلمانوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اور مسلم لیگ نے بھی پہلی بار ادھر توجہ مبذول کی ہے۔ اب اسے یونہی نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔

آریوں نے اس موقعہ پر پھر عذرات پیش کرنے اور حکومت کو دھمکیاں دینی شروع کر دی ہیں۔ عذرات کی خامی اور "ستیارتھ پرکاش" کے محض نمائشی اور ہنگامی عقیدت کے متعلق تو ہم پہلے بھی بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ اور اب بھی بتا دیتے ہیں۔ باقی دھمکیوں کے متعلق حکومت ہی فیصلہ کر سکتی ہے۔ کہ انکے سامنے اسے جھکنا چاہیئے۔ یا ستیارتھ پرکاش کے متعلق مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کے معقول مطالبہ کو پورا کرنا چاہیئے۔ دراصل حکومت کا یہ فیصلہ زیادہ تر اس بات پر منحصر ہوگا۔ کہ مسلمان اس مطالبہ میں کس قدر زور اور قوت پیدا کر سکتے ہیں۔ اور کہاں تک دوسروں کی تائید و حمایت حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کے علاوہ سکھوں عیسائیوں سناتنیوں اور جینیوں کے بزرگوں کے خلاف بھی اس میں بے حد سخت کلامی سے کام لیا گیا ہے۔ اور وہ بھی عرصہ سے اس کے خلاف آواز بلند کرتے چلے آ رہے ہیں۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں سکھوں کا جلسہ

قادیان ۲۵ نومبر۔ آج بھی سکھوں کا جلسہ ہوا جس میں کچھ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ یہ ریزولیوشن کچھ مذہبی اور کچھ سیاسی رنگ کے تھے۔ بعض مقررین نے جماعت احمدیہ کے متعلق اعتراضات بھی کئے۔ کل اور آج کے جلسہ میں جو اہم اعتراضات کئے گئے۔ ان کے جواب میں نظارت دعوۃ و تبلیغ نے فوراً ہینڈ بل اردو اور گورمکھی میں چھاپ کر تقسیم کئے۔ جو درج ذیل ہیں۔

پروفیسر گنگا سنگھ صاحب اور دیگر سکھ گیانی صاحبان سے التماس

محترم پروفیسر گنگا سنگھ صاحب اور دوسرے سکھ گیانی صاحبان نے قادیان میں ۲۴/۱۱/۴۳ کو اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نے "وخت نہ پایو قادیاں جے لکھن لیکھ قرآن" کو پیشگوئی قرار دینے میں غلطی کی ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ یہ ماسٹر صاحب موصوف کا ذاتی خیال ہے۔ جس کے وہ خود ذمہ وار ہیں۔ اسے محترم سکھ گیانی صاحبان کو تمام جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر کسی شخص کے ذاتی خیال کو تمام جماعت کی طرف منسوب کرنا جائز ہے۔ تو کیا رسالہ "امرت" امرتسر ماہ نومبر ۱۹۳۸ء کی مندرجہ ذیل تاریخی غلطی کو جس کے پروفیسر گنگا سنگھ صاحب خود چیف ایڈیٹر ہیں۔ تمام سکھ قوم کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔ رسالہ مذکورہ میں صفحہ ۸۔۹ پر ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ

بود نانک عارف مرد خدا ؎ رازہائے معرفت را رہ کشا

یہ پیشگوئی گورو نانک صاحب کے متعلق ایک کشمیری پنڈت نے کی تھی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ شعر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کی تعریف میں تحریر فرمایا ہے۔ جو حضور کی کتاب ست بچن میں درج ہے۔ اور یہ ایسی ہی تاریخی غلطی ہے۔ جیسی غلطی پرتھیپال سنگھ صاحب نے کراچی کے ایک لیکچر میں کی۔ کہ گورو نانک صاحب کے پیغمبر ہونے کی پیشگوئی قرآن شریف اور تاریخ عرب میں درج ہے۔ اس لیکچر کی اطلاع گیانی جیٹھا سنگھ صاحب ٹیچر خالصہ ہائی سکول کراچی کی چٹھی سے ہوئی۔ جو محفوظ ہے۔ پروفیسر گنگا سنگھ صاحب سکھ مصنفین کی بہت سی مضحکہ خیز تاریخی غلطیوں سے خود بھی بخوبی واقف ہیں۔ کیا انہیں تمام سکھ قوم کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے؟ امید ہے کہ پروفیسر صاحب اور دوسرے صاحبان سنی سنائی باتوں کی بناء پر بغیر تحقیق کے جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے سے بچنے کی کوشش فرمائیں گے۔

داس: عباد اللہ گیانی قادیان

پروفیسر گنگا سنگھ صاحب کی خدمت میں گزارش

محترم پروفیسر گنگا سنگھ صاحب نے ۲۴/۱۱/۴۳ کو اپنی تقریر میں خاکسار کی کتاب "گورو گوبند سنگھ صاحب کے بچوں کا قتل" کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ اس کے متعلق میں اپنے محترم پروفیسر صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے اپنی اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ قدیم بزرگ سکھ مورخین کی تحریروں کی بناء پر لکھا ہے۔ اگر پروفیسر صاحب یا کسی اور بھائی کے نزدیک مجھے اس مسئلہ میں غلطی لگی ہے۔ تو جو بھائی برادرانہ طریق پر میری غلطی مجھ پر ثابت کر دے۔ میں اس کی اصلاح کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ اسی طرح میں امید کرتا ہوں۔ کہ پروفیسر صاحب موصوف بھی اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور فرما کر اپنے خیال کو تبدیل کرنے سے تامل نہیں فرمائیں گے کیونکہ غلطی کی اصلاح کرنا انسانی صفت ہے۔ اگر میں نے پروفیسر صاحب کے نزدیک غلطی کی ہے۔ تو میری اس غلطی میں سری گورو گوبند سنگھ صاحب جی کے مشہور ساتھی کوئی سیناپت جیسے پراچین بزرگ بھی شامل ہیں۔ نیز سکھ تاریخ بھی میرا ساتھ دے رہی ہے۔ اپنا ڈیفنس پیش کرنے والے کو تنگ دل قرار دینا پروفیسر گنگا سنگھ صاحب جیسے ودوان کو زیب نہیں دیتا۔

داس: گیانی واحد حسین

پروفیسر گنگا سنگھ صاحب کے ایک اعتراض کا جواب

پروفیسر گنگا سنگھ صاحب نے اپنی تقریر میں بہت سی بے بنیاد باتیں کہنے کے علاوہ جماعت احمدیہ کے چندوں پر بھی اعتراض کیا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ جماعت احمدیہ کے امام ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات پر چندوں میں سے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کرتے۔ بلکہ ہر سال ہزارہا روپیہ جماعت کو چندہ دیتے رہتے ہیں۔ لیکن سکھ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ گورو گھر میں چندوں کا عام رواج ہے۔ سکھ گورو صاحبان مسند مقرر کر کے ان سے چندہ جمع کراتے رہے۔ نیز گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے

تو اپنی رہائش کے لئے بنگلہ بنانے کے واسطے تولہ تولہ سونا بھی حکمنامہ کے ذریعہ جمع کرایا تھا۔ (ملاحظہ ہو پھلواڑی رسالہ اتہاس نمبر) ہمیں یہ بھی افسوس ہے کہ پروفیسر صاحب نے ہمارے بزرگوں کے مقدس نام بھی عزت سے نہیں لئے۔ حالانکہ ہر ایک مذہب کے ودوان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ دوسروں سے اختلاف عقائد رکھتے ہوئے بھی ان کے بزرگوں کے نام عزت سے لے گا۔ حضرت بابا نانک صاحب فرماتے ہیں۔ کہ سب مندا کہے نہ اکھ جھگڑا پاونا۔ یعنی:

نانک پھکا بولئے تن من پھکا ہوئے

داس: عباد اللہ گیانی

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا جلسہ تقسیم انعامات

قادیان ۲۵ نومبر۔ آج ایک بجے دوپہر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں جلسہ سالانہ تقسیم انعامات زیر صدارت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال منعقد ہوا۔ ابتداء میں تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ ہوا جس میں ۱۰ طلباء شامل ہوئے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار یاد رکھنے کا مقابلہ دو پارٹیوں میں بیت بازی (مشاعرہ) کے رنگ میں ہوا۔ پھر اخوند عبدالقادر صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے سکول کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں انہوں نے بتایا۔ کہ امسال طلباء کی تعداد پچھلے سال سے زیادہ ہے۔ پچھلے سال ۱۱۲۵ طلباء تھے۔ اور اب ۱۲۵۹ ہیں۔ نیز بتایا۔ کہ امسال سکول کا نتیجہ پچھلے سالوں سے اچھا رہا ہے۔ اس وقت سکول میں ۳۸ اساتذہ کام کر رہے ہیں۔ اور سب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق وصیت کی ہوئی ہے۔ جناب صدر صاحب نے تلاوت قرآن کریم اور مشاعرہ میں اول و دوم رہنے والوں کو انعامات دیئے۔ اس کے علاوہ حال ہی میں سکول ٹورنامنٹ میں مختلف کھیلوں میں اول و دوم رہنے والے طلباء کو بھی انعامات تقسیم کئے۔ نیز ان طلباء میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔ جو امسال دینیات میں چال چلن میں اور سکول کی باقاعدہ حاضری میں اول و دوم رہے۔

آخر میں صاحب صدر نے تقریر کی جس میں ہیڈ ماسٹر صاحب اور سٹاف کو عمدہ کارگزاری پر مبارکباد دی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے لئے سب سے زیادہ خوشی کا موجب تلاوت قرآن کریم میں طلباء کا شوق ہے۔ جن طلباء نے تلاوت قرآن کریم کے مقابلہ میں حصہ لیا ان کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو جو قابل اصلاح ہیں۔ اگر نظر انداز کیا جائے۔ تو طلباء نے نہایت عمدہ طریق سے تلاوت کی۔ اور خاص طور پر یہ کہ تمام لڑکوں نے قریباً مختلف مقامات سے قرآن کریم پڑھا۔ اور وہ تمام مقامات عمدہ انتخاب تھے۔ آپ نے فرمایا۔ منتظمین کو چاہیئے۔ کہ وہ ایسے انعامات کی تقسیم کے مواقع پر طلباء کے والدین کو بھی مدعو کر لیا کریں۔ اور ایسا وقت رکھنا چاہیئے۔ جس میں تمام طلباء کے والدین شامل ہو سکیں۔ آپ نے اس پر بھی خوشی کا اظہار کیا۔ کہ اس سال طلباء کی تعداد سکول میں بڑھ گئی ہے اور یہ بات بھی خصوصیت کے ساتھ باعث مسرت

درخواست دعا

جملہ بزرگان جماعت اور احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز و محبوب بھائی چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور کے لئے دردِ دل سے دعا کی جائے۔ کہ حضرت شافی مطلق محض اپنے فضل و رحم کے ساتھ آنعزیز کو شفائے عاجلہ و صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

آنعزیز کو کئی سال سے بائیں گھٹنے میں شدید درد ہے۔ بعض ماہرین تشخیص امراض کا خیال ہے کہ گھٹنے کے نیچے نئی ہڈی بن رہی ہے۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۳ء کو آنعزیز کا پاؤں غسل خانہ میں پھسل گیا۔ اور وہی گھٹنہ جس میں مدت سے درد تھا ٹوٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے آمین

خاکسار۔ احمد شکر اللہ خان عزیز از ڈسکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہائی شریعت کی اشاعت اور اہل بہاء کی مذبوحی حرکات

مسٹر صمدانی کے تازہ اشتہار کا جواب

بہائی عجیب لوگ ہیں ایک طرف اپنی مزعومہ شریعت "اقدس" کو دنیا کے لئے "تریاق اکبر" کہتے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ اپنی اس شریعت کو اس طرح چھپاتے ہیں۔ جیسے کوئی انسان مکروہ چیز کو چھپاتا ہے۔ ان کے لیڈر جناب عبد البہاء آفندی نے ان کو حکم دے رکھا ہے۔ کہ اس کتاب کو چھپوا کر شائع نہ کریں بلکہ چھپائے رکھیں۔ ان کے اصل الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"کتاب اقدس اگر طبع شود نشر خواہد شد۔ در دستِ اراذل متعصبین خواہد افتاد لہذا جائز نہ بلے بعضے از ملحدین مثل میرزا مہدی بیگ از متزلزلین بدست آوردند و نشر دادند۔ و لے ایں در رسائل ملحدین مندرج چوں بغض و عداوت شاں مسلم در نزد عموم قول و روائت شاں مجہول و مبہم است و لے اگر بہائیاں نشر دہند حکمے دیگر دارد" (رسالہ جواب نامہ جمعیت لاہاوی[?] صفحہ ۳۷ مطبوعہ مصر)

ترجمہ۔ کتاب اقدس اگر چھپ گئی تو پھیل جائے گی۔ اور کمینے متعصب لوگوں کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔ اس لئے اس کا چھپوانا جائز نہیں۔ بعض بے دین اور متزلزل لوگوں مثلاً میرزا مہدی بیگ کے ہاتھوں میں اقدس کا نسخہ آ گیا تھا۔ اور شائع ہو گیا۔ مگر چونکہ اس صورت میں "اقدس" ملحدین کے رسالہ جات میں شائع ہوئی ہے۔ عوام کو ان کی عداوت و دشمنی کا حال معلوم ہے۔ اس لئے ان کی روائت اور بیان مجہول اور مبہم ثابت ہوگا۔ لیکن اگر بہائی لوگ خود کتاب اقدس کو شائع کریں۔ تو اس کا اور حکم ہوگا"

اس کتمان اور اخفاء کی غرض یہ تھی۔ کہ بہائی ہر مذہب والوں کی ہاں میں ہاں ملا کر ان کو مغالطہ دے سکیں۔ اور کتاب اقدس کو تنقید سے بچا سکیں۔ نیز اس میں حسب مرضی تغیر و تبدیلی کر سکیں۔ ورنہ مذہبی کتاب کے مخفی رکھنے کا کیا مطلب؟

خاکسار نے دسمبر ۱۹۲۴ء میں اڑھائی سو صفحات کی کتاب "بہائی تحریک پر تبصرہ" شائع کی جس میں بہائیوں کی شریعت "اقدس" بھی طبع کی گئی۔ یہ بات بہائیوں کے لئے ناگوار طبع ثابت ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے رسالہ پیامبر دہلی بابت جون ۱۹۲۵ء میں "بہائی تحریک پر تبصرہ" پر سخت الفاظ میں ریویو کیا۔ مگر انہیں یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ اعلان کرتے۔ کہ اس کتاب میں طبع شدہ "اقدس" اصل نہیں ہے۔ حالانکہ میں نے اپنی کتاب میں بایں الفاظ چیلنج بھی کیا تھا کہ "اگر بہائی جماعت یہ ثابت کر دے۔ کہ ہماری شائع کردہ اقدس اصل نہیں ہے تو اسے یک صد روپیہ بطور انعام دیا جائے گا۔ مگر ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ بہائی جماعت اس کتاب کے اصل اقدس ہونے کا ہرگز انکار نہیں کر سکتی۔" (تبصرہ صفحہ ۸۳)

اس پر میں نے "پیامبر" کا وہ ریویو اصل الفاظ میں شائع کرتے ہوئے لکھا۔ کہ

"اس تحریر میں بہائی ایڈیٹر صاحب نے گالیاں بھی دیں۔ ادھر ادھر کی باتیں بھی کیں۔ مگر اس امر کا بالکل ذکر نہیں کیا۔ کہ بہائی شریعت اصلی ہے یا نہیں۔ اس موقعہ پر یہ خاموشی صاف ثابت کرتی ہے کہ بہائیوں کو اس انکار کی جرأت نہیں۔ کہ یہ شریعت ان کی اصل مخفی شریعت نہیں۔" (الفضل ۹ر اگست ۱۹۲۵ء)

اس پر بھی بہائی حلقے بالکل خاموش رہے اور ان کی خاموشی اس پر مہر ہے۔ کہ ہماری شائع کردہ اقدس اصلی بہائی شریعت ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اب بہائیوں پر اس بارے میں اعتراضات شروع ہوئے۔ آخر تنگ آکر گذشتہ دنوں منشی اللہ دتا صاحب حال "مولانا کریم[?]"۔ اے صمدانی" نے جبکہ وہ کشمیر میں گئے۔ ایک اشتہار بعنوان "مولوی اللہ دتا صاحب قادیانی کی شائع کردہ کتاب اقدس غلط ہے" شائع کیا۔ جس پر یکم جولائی ۱۹۲۵ء کی تاریخ درج ہے۔ یہ اشتہار جن صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ عربی سے محض نابلد ہیں۔ حتیٰ کہ ان سے گفتگو کرتے وقت جب کسی آئت قرآنی یا عربی عبارت کا ذکر آجاتا۔ تو وہ اس کے ترجمہ تک سے عجز کا اقرار کرتے تھے۔ اور جب تک ترجمہ نہ سن لیتے آیت یا عربی عبارت کا مفہوم تک سمجھنے سے قاصر رہتے تھے۔ اس لئے ایک عربی کتاب کے سلسلہ میں ایسے شخص کا اشتہار درخور اعتنا نہ تھا۔ لیکن اب ایک دوست کا مکتوب ملا ہے۔ کہ بعض دوسرے مقامات پر بھی بہائی عاجز آکر یہی اشتہار پیش کرتے ہیں۔ اس لئے میں مختصراً اس امر پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

اشتہار شائع کنندہ نے اپنی خط و کتابت کے سلسلہ میں میرے ان الفاظ کو دوہرایا ہے۔ کہ

"میری شائع کردہ کتاب اقدس واقعی کتاب اقدس کا اصل نسخہ ہے۔ اور میں اپنے چیلنج پر قائم ہوں"

اور پھر لکھا ہے۔ کہ "اس پر فاضل مصنف سے استفسار کیا گیا۔ کہ آخر اصل اور نقل میں مابہ الامتیاز کیا ہے۔ کہ اس معیار کی بناء پر ہم کسی نقل کو اصل کہہ سکیں۔ اس کے جواب میں مصنف موصوف نے نقل مطابق اصل کا معیار نہیں لکھا" افسوس کہ صمدانی صاحب نے اس جگہ بھی حقیقت کے اخفاء کا ارتکاب کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ میں نے لکھا تھا۔ کہ اس جگہ "اصل کتاب اقدس" کی تعیین مقدم ہے۔ اہل بہاء کے زعیم اول جناب عبد البہاء نے انہی "کتاب اقدس" کے طبع کرنے اور اشاعت سے منع فرمایا ہے۔ اور میرزا مہدی بیگ کی شائع کردہ کتاب کو "ملحدین" کی شائع کردہ قرار دیا ہے۔ اس لئے پہلے یہ بتائیں۔ کہ آپ کی مراد اس جگہ "اصل کتاب اقدس" سے کونسی کتاب ہے۔ آیا جناب بہاء اللہ کا تصنیف کردہ اصل مسودہ (اگر ان کے ہاتھ کا اصل مسودہ کوئی تھا یا ہے) یا بقول عبد البہاء "ملحدین" کی شائع کردہ "اقدس"؟ اگر ملحدین کی شائع شدہ "اقدس" کو آپ "اصل اقدس" قرار دیتے ہیں۔ تو یہ بھی واضح فرمائیں۔ کہ اس سلسلہ میں عراق میں مخفی طور پر پائی جانے والی کتاب "اصل" ہے یا فلسطین کا نسخہ یا ہندوستان میں مستور کتاب اصل اقدس ہے؟ اس سلسلہ میں "بہائی جماعت" کا مسلمہ فیصلہ پیش فرمائیں۔ صمدانی صاحب ان سوالات کے جواب سے عاجز تھے۔ اور آج تک عاجز ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے متعدد بہائی بھی ان سوالات کا کوئی واضح جواب نہیں دے سکتے۔ اس لئے وہ سلسلہ خط و کتابت ختم ہو گیا۔ میں اب بھی اعلان کرتا ہوں کہ اس جگہ نقل مطابق اصل کے معیار کا سوال اتنا اہم نہیں۔ اصل اہم بات یہ ہے۔ کہ اہل بہاء کے نزدیک کونسی کتاب مسلمہ طور پر "اصل کتاب اقدس" ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس کی تعیین صمدانی صاحب یا کوئی اور بہائی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کا قول دوسروں پر حجت نہیں۔ یہ تعیین "بہائی جماعت" بحیثیت جماعت یا ان کے زعیم جناب شوقی آفندی فرما سکتے ہیں۔ اس لئے میں صمدانی صاحب کو ہمدردانہ مشورہ دیتا ہوں۔ کہ اس اہم موضوع کے بارے میں طفلانہ اشتہار بازی کا قطعاً کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ بہتر یہ ہے۔ کہ وہ بہائی جماعت یا جناب شوقی آفندی سے "اصل اقدس" کی تعیین کا اعلان شائع کرائیں۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے۔ تو کم از کم اب ہی "اصل اقدس" کو اس تصدیق سے طبع کرا دیں۔ جب یہ ہو جائیگا۔ تو اس وقت "نقل مطابق اصل" کا مسئلہ ایک منٹ میں طے ہو جائے گا۔ کیا صمدانی صاحب یا بہائی جماعت اس کے لئے تیار ہے؟

صمدانی صاحب کی علمی قابلیت اور دیانتداری کا پتہ ان الفاظ سے بخوبی ہو سکتا ہے جن میں وہ ثالث صاحب کا فیصلہ دیکھنے کے متمنی ہیں۔ وہ الفاظ یہ ہیں۔ "شائع کردہ نقل۔ نقل تو واقعی اصل کی ہے۔ مگر رسم الخط کے لحاظ سے اکثر اور اصل الفاظ کے لحاظ سے بعض جگہ یہ نقل یقیناً غلط ہے"۔ (اشتہار مذکور صفحہ ۲) رسم الخط کے لحاظ سے "غلط" قرار دینا آپ کی علمی قابلیت پر دلالت کرتا ہے۔ رسم الخط ہر ملک اور ہر زمانہ میں بدلتا رہتا ہے۔ دستی تحریر اور طباعت کا رسم الخط مختلف ہوتا ہے۔ اگر اس طرح کتابوں کو غلط قرار دیا جانے لگے۔ تو آج دنیا کی سب کتابوں کو غلط کہہ دیا جائے گا۔ باقی رہا "اصل الفاظ کے لحاظ سے بعض جگہ" کا فقرہ۔ سو اس میں "بعض جگہ" کا لفظ بالکل مبہم ہے۔ اگر کہیں کاتب سے بھی ایک دو جگہ ذرا سا اختلاف ہو گیا۔ تو جھٹ کہدیں گے۔ کہ یہ کتاب کے غلط ہونے کا ثبوت مل گیا۔ یہ الفاظ خود بتا رہے ہیں کہ بہائیوں کے لئے[?]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہماری شائع کردہ "اقدس" اصل بہائی شریعت ہے۔ اسی لئے وہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کی ضرب المثل کے مطابق "رسم الخط اور سہو کتابت" کی آڑ لینا چاہتے ہیں ؏

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

خاکسار نے کتاب "بہائی تحریک پر تبصرہ" کے آخری صفحات پر زیر عنوان "جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے بہائیوں کے موجودہ زعیم کو دعوتِ مقابلہ" اس چیلنج کو درج کیا ہے جس میں حضور نے ۱۹۱۷ء میں فرمایا تھا۔ کہ:۔

"میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہے۔ تو آئے اور آکر ہم سے مقابلہ کرے۔ مجھے تجربہ کے ذریعہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ اور کوئی مذہب اس کے مقابلہ پر ٹھہر نہیں سکتا۔"

(الفضل ۲۳ر اکتوبر ۱۹۱۷ء)

اور پھر لکھا تھا۔ کہ:۔

"میں اب یہ چیلنج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی اجازت سے خاص طور پر بہائیوں کے موجودہ زعیم جناب شوقی آفندی کے نام شائع کرتا ہوں۔ اور یہ کتاب ان کو حیفا بھجوا رہا ہوں۔ کیا وہ اس روحانی مقابلہ کی جرأت کریں گے؟ اہل بہاء کو چاہیئے۔ کہ وہ جناب شوقی آفندی کو اس کے لئے آمادہ کریں۔ اس سے اسلام کے زندہ مذہب نیز احمدیہ عقائد کے برحق ہونے کا ایک اور روشن ثبوت پیدا ہو جائے گا۔"

(بہائی تحریک پر تبصرہ صفحہ ۲۵۷)

کتاب کی اشاعت پر تین برس گذر رہے ہیں۔ مگر جناب شوقی آفندی اور جملہ بہائیوں کی طرف سے اس بارے میں کلی طور پر خاموشی ہے۔ صمدانی صاحب نے خاکسار کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"انہوں نے اپنی کتاب کے آخر میں استدلالی دنیا سے الگ ہو کر دین بہائی اور احمدیت کے صدق و کذب میں قبولیت دعا کو بہترین معیار تسلیم کیا ہے۔" (اشتہار صفحہ ۲)

مگر وہ بھی اس بارے میں بالکل خاموش ہیں۔ کہ بہائی زعیم اس معیار پر پورا اترنے کی ہمت کریں گے یا نہیں؟ البتہ صمدانی صاحب نے مجھے لکھا ہے کہ:۔

"اگر تبصرہ شائع کرنے کے بعد ان کو اس بات کا یقین ہے۔ کہ ان کا تعلق خدا کے ساتھ باقی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اہل بہاء کے ساتھ دینی مقابلہ میں ان کا مددگار ہے۔ تو وہ میرے مقابلہ میں اپنی دعا شائع کریں۔ ... مگر (۱) دعا کا اثر کب تک ظاہر ہونا چاہیئے (۲) قبولیت دعا کا کیا معیار ہوگا۔ ان امور کو تفصیلی طور پر شائع کرنا ہوگا۔ ...... اگر باوجود اس کے ہم دونوں میں سے کوئی نہ مرے تو ظاہر ہوگا کہ دعا کے ذریعہ سے مقابلہ محض ایک ڈھکوسلہ ہے۔" (اشتہار صفحہ ۳)

ہمارے اور ہر خوف خدا رکھنے والے کے نزدیک وہ شخص جو یہ کہے کہ "دعا کے ذریعہ سے مقابلہ محض ایک ڈھکوسلہ ہے"۔ خدا کی ذات پر ایمان رکھنے والا نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کا فقرہ ایک دہریہ ہی کہہ سکتا ہے۔ ورنہ جملہ مذاہب کے پیرو دعا کے قائل اور اس کی تاثیرات کے معترف ہیں۔ پس اوّل تو مسٹر صمدانی کا نظریہ ہی دہریوں والا ہے۔ اور وہ دعا کے مقابلہ سے استہزاء کر رہے ہیں۔ تو وہ اس روحانی مقابلہ کے ہرگز اہل نہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ دل سے بہائی عقائد کے بھی قائل نہیں۔ دوسرے سوال یہ ہے۔ کہ اگر یہ دعوت مباہلہ ہے۔ اور بہائی لوگ فی الواقعہ اس طریق سے فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو صرف زید و بکر کے انفرادی مقابلہ کی بجائے کیوں نہ زعیم بہائیت اہل بہاء جناب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل اعلان کو قبول کریں۔ تا احمدیت اور بہائیت میں ایک فیصلہ کن مقابلہ ہو جائے۔ ورنہ مسٹر صمدانی پر ظاہر ہونے والا نتیجہ تو کسی ایک بہائی کے نزدیک بھی حجت نہیں ہوگا۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے یقین رکھتا ہوں۔ کہ چونکہ بہائی تحریک سراسر باطل ہے اور احمدیت خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ہر روحانی اجتماعی مقابلہ میں احمدیوں کی تائید کرے گا۔ اور بہائیت کا باطل ہونا نمایاں فرمائے گا۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ان الفاظ کو پھر دہراتا ہوں۔ جن میں حضور نے ربع صدی قبل زعماء مذاہب کو روحانی مقابلہ کے لئے بلاتے ہوئے اعلان فرمایا تھا۔ کہ:۔

"ان کو مقابلہ پر آنا چاہیئے۔ جو کسی مذہب یا فرقہ کے قائم مقام ہوں۔ اسوقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہماری دعا قبول ہوگی۔ افسوس ہے کہ مختلف مذاہب کے بڑے لوگ اس مقابلہ میں آنے سے ڈرتے ہیں۔ ورنہ حق نہایت روشن طور پر کھل جاتا۔ اگر اس مقابلہ کے لئے مختلف مذاہب کے لوگ نکلیں تو انکو ایسی شکست نصیب ہوگی۔ کہ پھر مقابلہ کرنے کی انہیں جرأت ہی نہ رہے گی۔"

(بہائی تحریک پر تبصرہ صفحہ ۲۵۷)

کاش بہائی لوگ مذہب کی صحیح روح کے مطابق اس روحانی مقابلہ کے لئے نکل سکیں۔

اشتہار مذکورہ بالا میں بعد "آخری التماس" میں ایک مایوس کن اعلان ہے اور وہ یہ کہ:۔

"باقی رہا تبصرہ کے جواب کی اشاعت کا مسئلہ۔ سو تبصرہ کے تمام اعتراضات کے جوابات بہائی لٹریچر میں موجود ہیں بار بار ایک قسم کے اعتراضات کا جواب دینا تحصیل حاصل ہے۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ بہائی لوگ رسالہ "بہائی تحریک پر تبصرہ" کے جواب سے بالکل عاجز آگئے ہیں۔ وہ اس کے اعتراضات کے جواب نہیں دے سکتے۔ مگر اب بہانہ یہ کرتے ہیں کہ ان اعتراضات کے جواب بہائی لٹریچر میں پہلے سے موجود ہیں۔ (جو سراسر غلط بیانی ہے) حالانکہ وہ تبصرہ کی اشاعت کے بعد سے ابتک وعدہ کرتے رہے ہیں۔ کہ ہم اس کا جواب لکھیں گے۔ اور شائع کریں گے۔ چنانچہ خود مسٹر صمدانی اپنے مکتوب مورخہ ۵ ۴۳ء میں مجھے جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"پھر لکھا ہے کہ "ہم نے وعدہ کیا کہ ہم اس کا جواب شائع کریں گے"۔ یہ صحیح ہے مگر کتاب آپ نے ریویو کی غرض سے دی نہ اس غرض سے کہ ہم اس کا جواب شائع کریں۔"

گویا تبصرہ کا جواب شائع کرنے کا وعدہ کرتے کرتے آخر جولائی ۴۳ء میں لکھ دیا۔ کہ اس کا جواب دینا "تحصیل حاصل" ہے۔ ناظرین انصاف فرمائیں۔ کہ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں۔ کہ بہائی لوگ کوشش کے باوجود جب عاجز آگئے اور انہوں نے تبصرہ کے اعتراضات کو لاجواب پایا۔ تو "تحصیل حاصل" کا بہانہ بنا لیا؟

میں اس جگہ نہ بطور فخر بلکہ اظہار حقیقت کی خاطر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے بھی بہائی لٹریچر پڑھا ہے۔ میرے نزدیک یہ سراسر غلط ہے۔ کہ تبصرہ کے اعتراضات کے جواب بہائی لٹریچر میں پہلے سے ہی موجود ہیں۔

اگر بہائیوں کا یہ زعم درست ہے تو ان کے سنجیدہ مزاج افراد پر واجب ہے۔ کہ وہ تبصرہ کے اعتراضات نقل کر کے ان کے جوابات بحوالہ سابقہ بہائی لٹریچر شائع کر کے دکھائیں۔ کیا وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔

بالآخر میں ان احباب سے جنہیں بہائیوں سے گفتگو کا موقع ملتا ہے۔ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ صیغہ نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان سے رسالہ "بہائی تحریک پر تبصرہ" منگوا کر ضرور مطالعہ فرمائیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری قادیان

یہ مضمون بصورت اشتہار علیحدہ بھی چھپوایا گیا ہے۔ جہاں ضرورت ہو۔ احباب دفتر رسالہ فرقان قادیان سے خرچ ڈاک بھیج کر طلب فرما سکتے ہیں۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۰۴۹ منکہ غلام نبی ولد سرفراز خاں قوم جٹ ورک پیشہ کاشتکاری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۵ء ساکن قیام پور ڈاکخانہ ... ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔

اراضی زرعی و غیر زرعی واقعہ موضع قیام پور للعہ ۲ گھماؤں

" " " " ہردو اتالی ۳ "

کل میزان ۵ گھماؤں۔ اراضی مذکور کی بازاری قیمت اوسطاً مبلغ دس ہزار روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰

تجارتی ادویات کے نسخوں کا لاجواب خزانہ
تحفہ
ارمغان جواہرات
۳۰ر نومبر تک رعایتی قیمت ... دو روپیہ چار آنہ میں ۲/۴/-
یکم دسمبر سے بوجہ گرانی کاغذ ... چار روپیہ میں ۴/-
صرف پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک معاف
نوٹ:۔ جن خطوط "آرڈر" اور منی آرڈر پر ۳۰ر نومبر کو چلنے کی مہریں لگی ہونگی۔ ان کو بھی رعایتی قیمت پر کتاب بھیج دی جائے گی۔
ملنے کا پتہ
حکیم محمد یعقوب شمیم قریشی ڈھوڈہ
براستہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ۔ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر اس کے علاوہ میں اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر میری وفات پر کوئی اور متروکہ اس جائیداد کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ اور جو رقم میں وصیت مذکورہ سے اپنی زندگی میں ادا کر کے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ وہ وصیت سے منہا سمجھی جاویگی۔ المرقوم۔ غلام نبی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد شفیع سکنہ قیام پور۔ گواہ شد:۔ فضل حق قیام پور۔

۷۰۵۲ منکہ محمد شفیع ولد اصغر علی صاحب قوم سید عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت رمضان ۱۳۶۱ھ ساکن قیام پور ڈاک خانہ ملکے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ مجھے دوکان میں سے مبلغ ۳۰ روپے ماہوار اوسط آمدنی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز آمدنی بڑھنے یا گھٹنے کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیتا رہونگا۔ حصہ وصیت ششماہی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اور اگر میری وفات پر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ المرقوم محمد شفیع بقلم خود۔ گواہ شد:۔ فضل حق بقلم خود۔ گواہ شد:۔ غلام نبی بقلم خود۔

۷۰۵۵ منکہ امۃ الباسط بیگم بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۶ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱۰/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے اور میرا گذارہ بذمہ حضرت والد صاحب ہے۔ البتہ مجھے حضرت والد صاحب کی طرف سے چندرہ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یہ رقم میں انشاء اللہ تعالیٰ ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی۔ اور اگر بعد میں میری اس آمد میں کوئی اضافہ ہوا یا بوقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ امۃ الباسط بیگم بقلم خود ۲۹ ۱۰/۴۳ ہش
گواہ شد:۔ مرزا بشیر احمد بقلم خود ۲۹ ۱۰/۴۳
گواہ شد:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح۔

۷۰۵۷ منکہ امین بیگم زوجہ میاں محمد امین صاحب قوم شیخ عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن نیروبی۔

بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۹/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (الف) میری آمد کوئی نہیں۔ میرے پاس اسوقت مندرجہ ذیل زیورات ہیں۔ بندی ایک طلائی۔ کلپ ایک عدد طلائی۔ کانٹے طلائی دو جوڑی۔ چندن ہار ایک عدد کلاں طلائی۔ چندن ہار ایک عدد خورد طلائی۔ چوڑیاں آٹھ عدد طلائی۔ کڑے طلائی ایک جوڑی لچھے ایک جوڑی طلائی۔ انگوٹھیاں طلائی ۸ عدد ایک پن سارھی طلائی۔ ان تمام زیورات کا مجموعی وزن ۴۰ تولہ ہے۔ (ب) اسکے علاوہ ڈیڑھ ہزار شلنگ مہر میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ (ج) اسکے علاوہ ڈیڑھ ہزار شلنگ نقد میرے پاس موجود ہے۔ اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد اسکے علاوہ ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حصہ وصیت کے طور پر کر کے رسید حاصل کرلوں تو وہ رقم تمام حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائیگی۔ الامۃ:۔ امین بیگم۔ گواہ شد:۔ محمد امین

مسرنور کی طرح ہر ایک فریفتہ ہو رہا ہے
نونہال کا شربت

بچوں کو تندرست و توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ بدہضمی۔ دانت نکلنے کی تکلیف، بے چینی، لاغری، قے دست۔ پیچش۔ کھانسی۔ سوکھا۔ بخار قبض۔ نیند نہ آنا۔ کمی خون وغیرہ کو دُور کر کے وزن کو بھی بفضل خدا بڑھاتا ہے۔ ڈیڑھ ماہ کی عمر سے لیکر تین سال تک متواتر استعمال کراتے رہیں۔ گرائپ واٹر اور دیگر تمام ایجادوں سے بڑھ کر ثابت نہ ہو۔ تو ہم ذمہ وار۔ شیشی دو اونس آٹھ آنہ چار اونس ایک روپیہ

ملنے کا پتہ
شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان۔ پنجاب

مریضوں کو خوشخبری

مولد خون۔ خون کی کمی کو پورا کرنے اور پھوڑے پھنسی کا بہترین علاج قیمت دو روپے آٹھ آنے
سٹون۔ گردہ۔ مثانہ۔ پتہ۔ خواہ جسم کے کسی حصہ میں پتھری ہو۔ بلا تکلیف بآسانی خارج کرتی ہے۔ قیمت تین روپے بارہ آنے
بیوٹی۔ چہرے کے بدنما داغوں اور کیلوں کو دور کر کے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے
دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

منجن زہر۔ اگر آپکے دانت خراب ہیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کھانے کے ساتھ زہر کھاتے ہیں۔ عزیز کار بالک منجن دانتوں کیلئے بیحد مفید ہے قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ
عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

تریاق کبیر کو ہمیشہ مفید پایا

مکرمی محترمی جناب مولوی احمد خانصاحب نسیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔
"میں نے دواخانہ خدمت خلق کا تیار کردہ تریاق کبیر بہت سے دانت درد کے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ اس کو ہمیشہ مفید پایا ہے معدے کی بیماریوں میں بھی مفید ہے"
قیمت بڑی شیشی ۱۲؍ درمیانی شیشی ۶؍ چھوٹی شیشی ۹؍

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

کونین ٹیبلٹس برائے ملیریا
(ٹکیاں)
۱۰۰ ٹکیہ دو روپیہ
دی کونین سٹورز قادیان

مفردات مثلاً ست سلاجیت۔ قلب الحجر۔ جدوار خطائی (جو تبت سے منگائی گئی ہے) سقمونیا علاتی۔ طباشیر نقرہ۔ کہربا۔ ریوند خطائی۔ چوب چینی۔ بنفشہ۔ عقرقرحا۔ عود ہندی۔ دارچینی فلفل دراز۔ جائفل۔ لونگ۔ زیرہ۔ ہینگ وغیرہ وغیرہ ہمارے ہاں موجود ہیں۔ ان میں بعض چیزیں مارکیٹ میں نایاب ہو چکی ہیں اور ہورہی ہیں۔ چنانچہ چوب چینی کسی فارمیسی یا دوکان سے نہیں ملتی۔ الا ماشاء اللہ۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

اسقاط کا مجرب علاج
حب اطہر (رجسٹرڈ)

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اطہر رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اطہر رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔
قیمت فی تولہ ۸؍ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر ۵؍
حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

یکم دسمبر کو وی پی ارسال کئے جارہے ہیں احباب براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمائیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ویسٹ منسٹر ۲۴ نومبر۔ کل برطانوی پارلیمنٹ میں ملک معظم کی تقریر پڑھ کر سنائی گئی۔ آپ نے فرمایا۔ میری حکومت حکومت ہند کو قحط کے بارے میں امداد دینے کے لئے جو کارروائی کر رہی ہے اس سے خوراک کی کمی کی شکایت جاتی رہیگی۔ ملک معظم نے مشرق بعید کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ دشمن کی پیشقدمی روک دی گئی ہے اور اتحادیوں نے اب مدافعت کی بجائے جارحانہ حملے شروع کر دئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ نومبر۔ آج وشی ریڈیو نے یہ خبر نشر کی۔ کہ ڈنیپر کے نکوپول محاذ پر روسی فوجیں جرمن فوجوں میں گھس گئیں۔ اور دفاعی لائن توڑ دی۔

قاہرہ ۲۴ نومبر لبنان کے رہاشدہ وزراء نے آج حسب معمول اپنے اپنے دفتروں میں حاضر ہو کر کام شروع کر دیا ہے۔ اور اپنے عہدوں کا جائزہ لے لیا ہے۔ ابھی تک فرانسیسی حکام کی طرف سے ان کے کام میں کوئی مداخلت نہیں کی گئی۔ اور نہ وزارتوں پر قبضہ کیا گیا ہے

لنڈن ۲۴ نومبر۔ برطانیہ کے نائب وزیر جنگ لارڈ کرافٹ نے کل لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ جرمن کسی بھی محاذ پر ہمارے مقابلہ میں اس سے کئی ڈویژن زیادہ فوج جمع کر سکتے ہیں۔ جتنی ہم تین ہفتہ میں اتار سکتے ہیں۔ اگلے مہینے یا اگلے سال یہ ممکن نہیں رہنے دیا جائے گا۔ اس وقت ہم ایسی خونی جنگیں شروع کریں گے۔ جن میں ہمیں بہت زیادہ قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ لیکن جن کی بدولت ہماری فتح یقینی طور پر نزدیک آجائے گی

لاہور ۲۴ نومبر۔ سونا ۔۔ ۶ ۔ ۷۷ روپے

چاندی ۔۔ ۰ ۔ ۱۲۴ روپے پونڈ ۔۔ ۸ ۔ ۵۲ روپے

امرت سر ۲۴ نومبر سونا ۔ ۲ ۔ ۸۰ روپے

چاندی ۔۔ ۰ ۔ ۱۲۴ روپے پونڈ ۔۔ ۸ ۔ ۵۱ روپے

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ایک ریزولیوشن پیش ہوا جس میں حکومت ہند سے سفارش کی گئی تھی کہ وہ ملک معظم کی حکومت سے درخواست کرے کہ کرپس تجاویز میں اس طور پر اصلاح کی جائے۔ جس سے وہ ہندوستانیوں کے لئے قابل قبول بن جائیں۔ سر محمد عثمان نے حکومت کی طرف سے اعلان کیا کہ وہ اس ریزولیوشن پر غیر جانبدار رہے گی۔ اس کے بعد ریزولیوشن منظور ہو گیا۔

چنکنگ ۲۴ نومبر۔ چین میں ایک نیا قانون نافذ کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے اٹھارہ اور پچاس برس کے درمیان تمام عمر کے آدمیوں کو ہر سال ایک روز لازمی طور پر جنگی کارخانوں میں کام کرنا پڑے گا۔

ماسکو ۲۴ نومبر۔ بروسیلوہ جہاں روسی فوجیں پیچھے ہٹی ہیں۔ کیف کے جنوب میں ۴۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ شہر کرشیو کے جنوب مشرق میں ۴۲ میل دور۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ روسی جرنیل وٹوٹن فوج گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ۲۰ میل پیچھے ہٹ گئی ہے۔

وشی ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ سرخ فوج نے دریائے نیپر کے موڑ کے رقبہ میں نکوپول کی جرمن قلعہ بندیوں میں شگاف کر دیا ہے۔

شیخوپورہ ۲۴ نومبر۔ موضع کوٹ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ گاؤں کے ذیلدار مسمی محمد کے سات سالہ لڑکے کو جو کہ سات خاندانوں کی جائداد کا واحد وارث تھا۔ کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

واشنگٹن ۲۵ نومبر۔ جنوبی بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پچھلے ۴۸ گھنٹوں میں بوگن ویل اور رابول کے درمیان جاپانی سمندری بیڑے کو بڑی شکست کھانی پڑی۔ ۴ ڈیسٹرائر تباہ کر دیئے گئے اور ایک کو نقصان پہونچایا گیا۔ لیکن کسی امریکی جہاز کو نقصان نہیں ہوا۔ ادھر برگن ویل کے جزیرہ میں امریکی دستے نے اپنے مورچے کو اور چوڑا کر لیا ہے اور بوکا میں پانچ جہازوں کو مار گرایا۔ کاہیل کے جزیرہ پر بھی حملہ کیا اور ۵ جاپانی ہوائی جہاز مار گرائے۔ جزائر شرقی الہند کے پاس دشمن کے مال لے جانے والے ایک ۸ ہزار ٹن کے جہاز کو ڈبو دیا۔ وسطی بحرالکاہل میں جزیرہ تاراوا کی آخری چوکی پر ۴ ہزار جرمن سپاہی موت کے گھاٹ اتار دیے گئے ابا ماما کے جزیروں پر پوری طرح قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اور دشمن کے بچے کھچے دستوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۵ نومبر ایک جنگی نامہ نگار نے الجیریا سے اطلاع دی ہے۔ کہ آٹھویں فوج نے سانگرو دریا پار کر لیا ہے۔ اور دریا کے پار اس نے ۹ ہزار گز لمبا اور دو ہزار گز چوڑا مورچہ قائم کر لیا ہے۔ اور اب ایڈریاٹک سے اپنائنز تک جنرل منٹگمری کی فوجوں کا قبضہ ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے طولون کی فرانسیسی چھاؤنی جو جرمنوں کے قبضہ میں ہے اس پر حملہ کیا ۔۔ اور اسے بڑا نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۲۵ نومبر۔ برطانوی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ برلن پر ہوائی جہازوں کا حملہ لگاتار تین راتوں سے جاری ہے۔ آج دن کو بھی یہ حملہ جاری رہا۔

ماسکو ۲۵ نومبر کیف کے جنوبی مورچہ پر جرمن زور کے حملے کر رہے ہیں۔ جنہیں روسی بہادری سے روک رہے ہیں۔ روسی اخبار ریڈ سٹار کو آج مورچے سے یہ خبر ملی ہے۔ کہ گزشتہ ۲۴ گھنٹے میں روسی ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹے بلکہ مورچہ ۳۰ میل چوڑا بنا لیا ہے۔ اور کئی جگہ اپنے مورچہ کو درست کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۵ نومبر کل لبنان کی پارلیمنٹ کا جلسہ ہوا۔ ۱۱ نومبر کو کام بند کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد کل پہلی بار جلسہ ہوا۔ جس میں وزیر اعظم نے بتایا کہ لوگوں کو ہم پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ ہم ملک کے فائدہ کیلئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے وزیر اعظم لبنان اور جنرل کنزو کو مبارکباد کے پیغام بھیجے

لاہور ۲۵ نومبر۔ آج لاہور میں وزیر اعظم ملک خضر حیات خاں اور دوسرے وزراء سر چھوٹو رام سر منوہر لال اور سردار بلدیو سنگھ حضور وائسرائے سے ملے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس ملاقات میں گورنمنٹ آف انڈیا کی فوڈ پالیسی اور کھانے پینے کی چیزوں کے متعلق بات چیت کی۔

واشنگٹن ۲۵ نومبر۔ مارشل کے جزیروں پر سخت بمباری کی گئی ہے۔ ایڈمرل نمٹس نے ایک بیان میں کہا کہ اب ہمارا اگلا قدم گلبرٹ کے مورچہ کو مضبوط کرنا ہے۔ تاکہ وہاں سے مارشل کے جزیرہ پر چڑھائی کی جا سکے۔

لنڈن ۲۵ نومبر۔ کل رات پھر بھاری انگریزی بمباروں نے جرمنی پر حملہ کیا۔ کل سٹاک ہوم اور برلن کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ بند رہا۔ سٹاک ہوم سے آنے والے آدمیوں نے کہا کہ سوموار اور منگل کو جو حملے برلن پر کئے گئے۔ ان سے شہر میں گاڑیوں اور لاریوں کا آنا جانا بند ہو گیا تھا۔

لنڈن ۲۵ نومبر۔ بلغاریہ کے دارالسلطنت صوفیہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ جو بہت کامیاب رہا۔ بخارسٹ کی خبر ہے کہ رومانیہ کی گورنمنٹ نے بڑے بڑے شہروں کو خالی کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن میں بحر اسود کی مشہور بندرگاہ کانسٹنزا بھی ہے

ماسکو ۲۵ نومبر۔ کیف سے آگے جنوبی بازو پر جرمن روسیوں کے خلاف سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ بکتر بند فوج کی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی

اصلی جہاز مارکہ

سودیشی لٹھا

استعمال کریں

اور اپنے پیسے کی پوری قیمت وصول کریں

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرت سر

مانچسٹر ۔ بمبئی ۔ کلکتہ ۔ دہلی ۔ لاہور ۔ کوئٹہ